انوار رضا
رحمۃ اللہ علیہ
ضیاء القرآن پبلی کیشنز
اردو بازار، لاہور

نام کتاب	انوارِ رضا
صفحات	۷۷۶
سائز	۲۰ × ۳۰ / ۸
طباعت	آفسٹ
مطبع	کارواں پریس، لاہور
باراول	۱۵/ ذیقعد ۱۳۹۷ھ
باردوم	اگست ۱۹۸۶ء بمطابق ذوالحجہ ۱۴۰۶ھ
قیمت	۳۰۰/- روپے
ناشر	ضیاء القرآن پبلی کیشنز گنج بخش روڈ لاہور ۲ فون نمبر: ۲۲۱۹۵۳، ۲۲۵۰۸۵

مطابق ۱۴ ؍جون ۱۸۵۶ء بروز شنبہ بوقت ظہر محلہ جسولی شہر بریلی میں اس اللہ کے محبوب بندے کی ولادت باسعادت ہوئی۔ تاریخی نام المختار رکھا گیا۔ جد امجد حضرت مولانا مولوی رضا علی خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کا نام احمد رضا رکھا۔ بارہویں صدی ہجری سے جن ضلالتوں اور گمراہیوں کا آغاز ہوا ان میں فتنہ نجدیت سب سے بڑی گمراہی تھی اور اسی ایک فتنہ ضلالت کی بدولت نہ جانے اور کتنی گمراہیاں عالم وجود میں آئیں جو اسی فتنے کا ضمیمہ ہے۔

سیّد کائنات سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان عالی شان کے مطابق سرزمین نجد سے ذرّیت شیطان نے سر اٹھایا اور بالاعلان توہین رسالت کو اپنی زندگی کا مشن بنا لیا۔ پھر بعد میں واقعات وحالات نے بھی اس ذرّیت کی مدد کی اور حجاز کی سرزمین مقدس ان کے ناپاک قدموں سے آلودہ ہو گئی۔ اس ذرّیتِ ابلیس نے جس طرح وہاں کے رہنے والے مقدس باشندوں پر مظالم کیے۔ آثار مقدسہ کی جس جس طرح بےحرمتی کی وہ روزِ روشن کی طرح آج بھی عیاں ہے پھر یہ فتنہ چند جاہ پرست اور خود غرض افراد کی بدولت ہندوستان پہنچا اور اس جاہ پرست طبقہ نے بھی شیخ نجدی کی تقلید میں توہین رسالت کو اپنا شیوہ بنا لیا۔ علماء کے روپ میں نہ معلوم کتنے بہروپیے آتے رہے اور شرک وبدعت کے فتووں سے مسلمانوں کو مُشرک بناتے رہے۔ یہاں تک کہ ضلع سہارن پور (یو۔پی) کے ایک مقام کو اپنا مرکز بنا کر اس کو توہین رسالت کا اڈہ بنا لیا۔ اللہ تعالیٰ حضرت فضل حق خیرآبادی رحمۃ اللہ علیہ کی قبر پر رحمتوں کے پھول برسائے کہ انھوں نے سب سے پہلے معلم نجدیت کی سرکوبی فرمائی مگر آگ پورے طور پر نہ بجھ سکی۔ کچھ شعلے بھڑکتے رہے۔ یہاں تک کہ بارہویں صدی ہجری کے آخر میں اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کی شخصیت کاملہ منصہ شہود پر آئی اور شاتمان رسالت ﷺ کے گلوں پر خنجر پھیر دیا کہ وہ زبانیں جو توہینِ رسالت کی عادی بن گئی تھیں قطع ہو گئیں۔ اس مرد مجاہد کے شیرانہ حملوں سے صحرائے وہابیت میں کھلبلی مچ گئی۔ یہ حقیقت امر ہے کہ جب فضائے حقانیت پر باطل کی تیرہ وتاریک گھٹائیں چھانے لگتی ہیں تو دفعتاً آفتاب حقانیت اپنی پوری تابانی ودرخشانی کے ساتھ چمکتا ہے اور باطل کی تاریکیاں کافور ہو جاتی ہیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ جس وہابیت کی تبلیغ کیلئے دیوبند کو مرکز بنایا گیا تھا۔ اور جہاں سے مسلمانوں کو مشرک وبدعتی بنانے کے لیئے فتوے ڈھائے جا رہے تھے۔ اس مرکز باطل پر قہر الٰہی کی کڑکتی بجلیاں گریں اور بزعم خویش توحید کے مدعی دشمن دربار رسالت ﷺ جائے فرار ڈھونڈنے لگے۔ ازل ہی کے روز سے سرزمین بریلی کو یہ شرف حاصل ہونے والا تھا کہ وہ نعت صاحب لولاک۔ لما کا مرکز بنے۔ اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجدد مأۃ حاضرہ کے وہ مقدس کارنامے کہ ہر باطل مذہب کی گردن کشی کی اور خصوصیت کے ساتھ وہابیت کی سرشکنی اس کا روشن مشاہدہ ہے اور مشاہدہ کسی دلیل اور ثبوت کا محتاج نہیں ہوتا۔ یہاں ہمیں یہ بتانا مقصود ہے کہ وہابیت کا جو طوفان صحرائے نجد سے اٹھ کر فضائے ہند پر چھا گیا تھا۔ اس طوفان کو دفع کرنے کے لیئے اعلیٰ حضرت نے کیا کیا کوششیں فرمائی ہیں۔ مختصراً اتنا ہی کافی ہے کہ دنیائے تہذیب میں مجدد اعظم کا نام ہی ایسی شمشیر بے پناہ ہے کہ اشرار کی صفوں میں اب بھی سراسیمگی کی لہر دوڑ جاتی ہے۔ مجدد اعظم رضی اللہ عنہ کا دنیائے سنیت پر یہ احسان عظیم ہے کہ اس انتشار وابتری کے دور میں مجدد اعظم کی شخصیت ایک منارۂ نور رہے۔ جس کی لازوال روشنی میں مسلمان بے خوف وخطر راہ حیات طے کر رہا ہے اور اسے کسی بد باطن اور دین وایمان کا خطرہ نہیں رہا۔ آج بھی اعلیٰ حضرت کے وصال کو پچپن ۵۵ سال گزر چکے ہیں۔ ان کی تصانیف مشعل ہدایت ہیں اور راہرو اسی روشنی سے فیض یاب ہو رہا ہے۔ بہر حال اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کی جامع شخصیت نے جہاں اعدائے دین ورسالت کی سرکوبی فرمائی وہاں اپنی تصانیف کے ذریعہ مسلمانوں کے ہاتھوں میں ایک شمشیر بے پناہ بھی دے دی کہ وہ ہر عدوئے دین کی گردن کشی کرے۔ خداوند کریم نے آپ کو اتنے کثیر علوم سے نوازا کہ پچاس فنون میں آپ نے کتب تصنیف فرمائیں اور بہت سے مردہ فنون مثلاً تکسیر، ہیئت اور نجوم کو دوبارہ زندگی بخشی اور آپ ایک بہت بڑے